O

ضبطِ غم کیسی اسیری ہے یہ اہلِ دل سے پوچھ!
عشق کیسا امتحاں ہے یہ کسی قابل سے پوچھ!

راستے کے موڑ تو ملتے رہے چُھٹتے رہے
زخم کتنے دل نے کھائے یہ مری منزل سے پوچھ!

میرے مذہب میں غلو ہرگز کہیں جائز نہیں
تجھ کو فتویٰ چاہیے تو جا کسی قائل سے پوچھ!

کیوں سمندر کی ہوا نم ہے، اسے کیا روگ ہے
کس کا سینہ دیکھ آئی ہے کسی ساحل سے پوچھ!

کیا مرے ہاتھوں نے جنبش کی کہ روکیں ایک وار
کیا مجھے مرنے سے خوف آیا، مرے قاتل سے پوچھ!

وہ تو سنیاسی ہے اس کو کیا پتا دنیا کے رنگ
یہ بلا کتنی حسیں ہے، یہ کسی مائل سے پوچھ!

جب شکم کی آگ بھڑکی ہو تو بِک جاتے ہیں خواب
اور ان خوابوں کی ارزانی کسی سائل سے پوچھ!

پھول بن جاتے ہیں آخر کون سے لمحے کے بعد
زخم کب تک درد دیتے ہیں کسی گھائل سے پوچھ!

لمس کا حصّہ نہیں، احساس کا حصّہ ہے وہ
کون ہے وہ، کون ہوں میں، یہ مری مشکل سے پوچھ!

عاقل و دانا پلٹ جاتے ہیں ان راہوں سے کیوں
ان کو ہو جاتا ہے کس کا علم، مجھ جاہل سے پوچھ!

باپ کی بپتا ہے کیا، یہ تو بتا دے گا عماد
ان کو کتنا پیار ہے یہ وانیہ، باسل سے پوچھ!